تحفظ مدارس دینیہ کنونشن مانسہرہ

قاضی حبیب الرحمٰن، مانسہرہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بالخصوص برصغیر پاک وہند کی سب سے بڑی منظم و متحرک دینی تعلیمی تنظیم ہے جسے ہم دنیا کی ایک بڑی تعلیمی تنظیم قرار دے سکتے ہیں۔ وفاق المدارس جس کی باضابطہ بنیاد ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ کو ملتان میں رکھی گئی جس کے پہلے صدر مولانا شمس الحق افغانیؒ منتخب ہوئے۔ آج بفضل تعالیٰ اپنے قیام کے ساٹھ سال پورے کر رہا ہے۔ وفاق کی خدمات اور اس کا دائرہ کار کے تنوع کو وسعت، ہمہ گیری، مقبولیت اور شہرت گذشتہ بیس، پچیس برسوں میں حاصل ہوئی ہیں، اس میں اکابر علماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ، مولانا عبدالرزاق اسکندر مدظلہ، مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ، قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ اور دیگر علمائے دین کی ولولہ انگیز قیادت دور رس اور نکتہ بین شخصیات کی انتظامی صلاحیتوں اور شبانہ روز کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ نائن الیون کے بعد دینی مدارس پر مشکلات کا اضافہ ہوا، لحہ لحہ نت نئے مسائل جنم لے رہے تھے۔ ان حالات میں وفاق المدارس کے اکابرین کا کردار نہ صرف تعمیری رہا بلکہ قائدانہ بھی رہا۔ آج پوری دنیا میں دینی مدارس بنیادی ایشو کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں اور ذرائع ابلاغ پر مدارس کا موضوع مرکزی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔

دراصل وفاق المدارس العربیہ پاکستان دیوبند مکتب فکر کے مدارس کی منظم تعلیمی تنظیم ہے اور دیوبند ہی عالمی استعماری قوتوں کے خلاف مسلمانوں کی مزاحمتی طاقت کا ایک کامل استعارہ ہے۔ سلطنت برطانیہ، سوویت یونین اور اب امریکی استعمار کے توسیع پسندانہ عزائم کے مقابلے میں ابنائے دیوبند کی بے مثال جدوجہد کسی سے مخفی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی اور ملکی سطح پر دینی اداروں کے خلاف ریشہ دوانیاں دیندار طبقات اور مذہبی اقدار کو معاشرتی نفرت کا نشانہ بنانے، ان کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ، کردارکشی مہم اور ملک کو لادین ریاست بنانے جیسی سازشیں عروج

پر ہیں۔ آج ایک بار پھر دینی مدارس حکومتی کرم فرماؤں کا ہدف بنے ہوئے ہیں۔

اصلاحات کے نام پر قومی سلامتی پالیسی کے عنوان سے قومی اسمبلی میں پیش کیا جانے والا تازہ بل دینی مدارس کو کنٹرول کرنے کا عالمی ایجنڈا ہے۔ ان حالات میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ دینی مدارس کی خودمختاری اور دینی تشخص کی حفاظت کے سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ وفاق المدارس نے اپنی اس ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے مدارس کی خدمات کو اجاگر کرنے اور ان کے خلاف ہونے والے ملکی اور بین الاقوامی سازشوں سے آگاہ کرنے کیلئے ملک بھر میں مختلف مقامات پر تحفظ مدارس دینیہ اور عالمی امن کانفرنسوں کا اعلان کر دیا۔ اس سلسلے میں وفاق المدارس کے مرکزی مجلس عاملہ کے رکن مفتی کفایت اللہ نے 18 مارچ کو مانسہرہ میں تحفظ مدارس دینیہ کنونشن طلب کر کے ضلع مانسہرہ اور تورغر سے مدارس کے ذمہ داران کو شرکت کی دعوت دی۔ علماء نے کنونشن سے اتفاق کرتے ہوئے اس میں بھرپور شرکت کا فیصلہ کرلیا۔ منگل کے دن مدرسہ امدادیہ مانسہرہ میں بزرگ عالم دین شیخ القرآن مولانا سعید الرحمٰن کی صدارت میں منعقد ہونے والے کنونشن میں 400 سے زائد علماء اور مذہبی جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی۔ اس موقع پر علماء نے قومی سلامتی پالیسی پر شدید تنقید کا اظہار کرتے ہوئے اس میں موجود دینی مدارس سے متعلق شقوں کو مسترد کر دیا۔ علماء نے اس پالیسی کی آڑ میں دینی مدارس کے نصاب اور نظام تعلیم میں کسی ممکنہ حکومتی مداخلت امریکی اور مغربی لابیوں کی جانب سے اسلامی شقوں سے متعلق پاکستانی قوانین میں تبدیلی کے مطالبے کو استعماری سازش قرار دیتے ہوئے دینی اداروں کی خودمختاری، اسلامی اقدار اور دینی تشخص کا ہر قیمت پر تحفظ کا اعلان کر دیا۔

کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے وفاق المدارس عربیہ پاکستان کے مرکزی مجلس عاملہ کے رکن سابق رکن صوبائی اسمبلی مفتی کفایت اللہ نے کہا کہ دینی مدارس کے خلاف رائیونڈ اور بنی گالہ کا اتحاد ہو چکا ہے، لیکن پاکستان کے اسلامی تشخص، دینی اصطلاحات اور دینی تعلیمی مراکز کو عالمی استعمار کی ناجائز خواہشات کی بھینٹ نہیں چڑھایا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ دینی قیادت نے شروع ہی سے تصادم کے بجائے مفاہمت اور مذاکرات کی راہ اختیار کی ہے کیونکہ دینی مدارس امن اور سلامتی کا پیغام دیتے ہیں لیکن حکمران بیرونی دباؤ پر مسلمانوں کو اذیت پہنچانے اور نت نئے ہتھکنڈوں کے ذریعے مسلمانوں کو مرعوب کرنے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی سلامتی پالیسی کی آڑ میں دینی مدارس کو کنٹرول کرنے اور آئین میں موجود اسلامی شقوں کے خاتمے جیسے عالمی ایجنڈے کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔ انہوں نے کہا دینی مدارس کا نصاب تعلیم جامع اور عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ عسکریت پسندی سے مدارس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بیرونی اشاروں پر مدارس کے نصاب اور نظام تعلیم پر کسی قسم کی ڈکٹیشن قبول نہیں۔ انہوں نے کہا دینی مدارس پہلے ہی قومی دھارے میں موجود ہیں۔ مدارس کے بجائے طبقاتی نظام پر مشتمل عمومی تعلیمی اداروں میں اصلاحات کی ضرورت ہے، انہوں نے کہا کہ مدارس ملک میں

فروغ تعلیم کا ذریعہ ہیں اور شرح خواندگی میں اضافہ کر کے قومی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، لیکن ایک سازش کے تحت انتہا پسندی اور دہشت گردی کا الزام لگا کر مدارس کے قومی کردار کو مشکوک بنایا جا رہا ہے۔

کنونشن سے مولانا سید ہدایت اللہ شاہ، مولانا فیض الباری، مولانا خلیل الرحمٰن، مولانا عبدالقدوس، مولانا ناصر محمود، مولانا شاہ عبدالعزیز، مفتی وقارالحق عثمان، مولانا گل مجید، مولانا نور عالم شاہ، مولانا سعید عبداللہ، مولانا تاج محمود، مولانا محمود الحسن شاہ، قاضی اسرائیل، مولانا فخر الاسلام، قاضی شفیق الرحمٰن، پروفیسر محمد جاوید، مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محی الدین اور دیگر کئی علماء نے خطاب کرتے ہوئے 27 مارچ کو پشاور میں منعقد ہونے والی تحفظ مدارس دینیہ اور عالمی امن کانفرنس میں بھرپور شرکت کا اعلان کیا۔ علماء نے مدارس کو درپیش مشکلات حکومتی مداخلت اور پیش آمدہ خطرات سے آگاہ کیا۔ علماء نے کہا کہ مغرب کی ہمہ جہت یلغار اور تہذیبی حملوں کے مقابلے میں دینی قوتوں کو متحد ہو کر ہر میدان میں مستعد کردار اور مؤثر حکمت عملی کیلئے تمام تر وسائل بروئے کار لا کر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اور بھرپور یکجہتی کے ساتھ ملک کے نظریاتی تشخص کے تحفظ اور ان کے خلاف ہونے والی سازشو کا مقابلہ کریں گے۔

☆......☆......☆

حافظ ابن حجرؒ کا واقعہ

حافظ ابن حجر بہت بڑے عالم تھے، انہیں ان کے حیرت انگیز علمی تبحر کی بنا پر "حافظ الدنیا" کا لقب ملا، انہوں نے اپنے وقت کے بزرگ عالم دین ابن فارض احمد رحمہ اللہ کے اشعار کی شرح لکھ کر، تصدیق کے لئے کسی عالم کی خدمت میں پیش کی، ابن حجر رحمہ اللہ کا منشا یہ تھا کہ شرح اشعار میں جہاں ان سے فرد گذاشت ہوئی ہو، وہ اس کی اصلاح فرمائیں گے۔ بہرحال مسودہ پر نظر ڈالنے کے بعد اس بزرگ عالم دین نے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کو ایک شعر لکھ بھیجا:

سارت مشرقة و سرت مغربا

شتان بین مشرق و مغرب

(یعنی محبوبہ مشرق کی طرف گئی اور آپ مغرب کی طرف جا رہے ہیں اور مشرق و مغرب کے درمیان تو بڑا فاصلہ ہے)

حافظ ابن حجر باریک بین اور نکتہ سنج عالم تھے، بات کی تہہ تک پہنچ گئے، اس شعر سے انہیں تنبیہ ہوئی اور اس بزرگ کی خانقاہ میں حاضر ہو کر کچھ عرصہ رہ کر اپنی اصلاح کرائی۔

☆......☆......☆